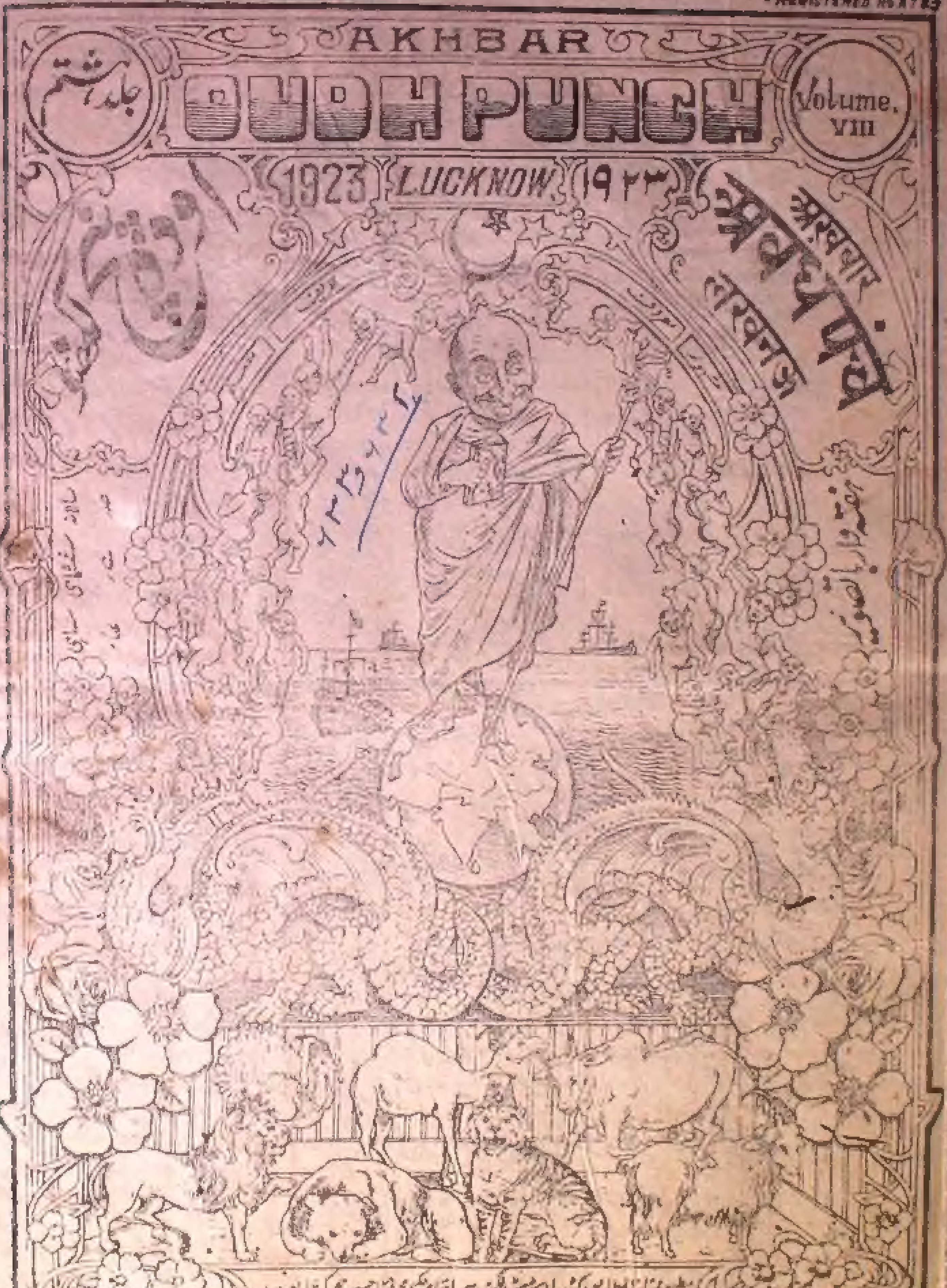
REGISTERED No. A 783



M. B. Khan

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائیکورٹ الہ آباد کے نادر آمد خلاق مصنفات) یہ وہ نادر تصنیفات ہیں جنہوں نے اُردو زبان علمی زبان بنا دیا ہے۔ ملک کے ہر ایک بچے کو پڑھائیے اور کام کا آدمی بنائیے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھائیے۔

علم الاخلاق مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھی۔ اُردو یونیورسٹی حیدر آباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی۔ مجلد قیمت مع محصول ڈاک ۲عہ

افراد کا سبب۔ پیشہ ور کے مطالعہ کی چیز ہے۔ اُردو . . . . ۱۲؍

الدین والکون۔ یعنی موازنہ مذہب و سائنس۔ اُردو ۱۲؍

امور عامہ۔ عربی۔ فلسفہ عقلی کا کارآمد متن ہے . . . . ۳؍

زائد خریداروں کو کمیشن معقول دیا جائیگا۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اصلی لذت النساء

باتصویر

اس کتاب میں ۸۰ آسن بہ تصویر عورت و عاشق اور عورت کی پہچان اور اس کا علاج کرنا اور جادو منتر بھی بیان ہے [illegible] قیمت مع محصول ڈاک [illegible] خریدار [illegible] علاوہ محصول اصلی [illegible] [illegible] لذت النساء [illegible] لذت عشق [illegible] فہرست کتب دیگر مفت طلب کیجیے۔ حوالہ اخبار ضرور دیجیے۔

منیجر اصلی کوک شاستر ڈاکخانہ قصبہ نانوتہ

ضلع سہارنپور

اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] اودھ پنچ سنہ ۱۹۰۲ء کی چند ہی جلدیں [illegible] فی جلد [illegible] مع محصول ڈاک [illegible] فوراً طلب کرنا چاہیے [illegible] فی جلد [illegible] علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سدھا سندھو

بالانوہان کی دوا

[illegible] کھانسی، ہیضہ، دمہ، شول، سنگرہنی، اسہال، پیٹ کا درد [illegible] بچوں کے [illegible] [illegible] دوا ہے [illegible] چند قطرے پانی میں ڈال کر پی لیجیے [illegible] قیمت فی شیشی [illegible] [illegible] ایک ساتھ خریدنے سے محصول ڈاک معاف [illegible] اور عطاروں کو [illegible] مفت دے گا۔

دردِ دندان کیسری یعنی داڑھ کی دوا

[illegible] آرام کر دینے والی یہی ایک دوا ہے۔ قیمت فی شیشی [illegible] ایک ساتھ منگانے سے [illegible] ڈاک خرچ معاف۔

بال سندھا

[illegible] قیمت فی شیشی [illegible] ڈاک خرچ [illegible] بڑی فہرست [illegible] ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

پتہ:۔ سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہیرالال جی ایم اے۔ بیرسٹر چنیہ رائے چند پنشکلے کی اٹھائیس سالہ مجرب دوا

اکسیر

DIABTES

ذیابیطس

ضروری

کارخانہ ہذا کا پارسل وصول کرتے وقت لیبل پر بغور مکمل پتہ پڑھ لیا [illegible]

[illegible] دوا فروش [illegible] [illegible]

چند سر ٹیفکیٹ۔ اس دوا کے استعمال سے [illegible] پیشاب [illegible] [illegible] قیمت فی پیکٹ ۳۲ گولی دو روپے محصول ڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار

واقعی مفید ہے { میں نے آپ کے کارخانہ سے چند روز [illegible] گولی منگوائی تھی جس کے استعمال سے پیشاب کی بیماری بالکل جاتی رہی ہے۔ واقعی یہ دوا مفید ہے۔ مشکور ہوں۔

لالہ بدری نرائن صاحب اسسٹنٹ انگلش ڈپوٹ ہائیکورٹ الہ آباد

دیگر [illegible] اس دوا کی تصدیق میں کارخانہ [illegible] موجود ہیں۔ مگر بخوف طوالت صرف ایک [illegible] ہے۔

مکمل پتہ

لالہ سولراج ایم اے۔ پریم چند۔ رائے چند پنشکلے لاہور

فریخ طلا

کمی، لاغری اور کمزوری کے لیے نفع بخش ہے اور بے حد قوت پیدا کرتا ہے۔ تندرست اور معمولی مریضوں کے لیے عجیب تماشا اس کے لگانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے اور روز اول کیفیت خاص محسوس ہوتی ہے چند روز استعمال سے پوری شبابی حالت پیدا ہو جاتی ہے قیمت فی بکس [illegible] نمونہ کا بکس صرف [illegible] مع محصول ڈاک۔

مارول انیڈ کمپنی

پوسٹ بکس ۸۹۳ رنگون نمائش برما

جلد ۸ — نمبر ۱۶
مضامین عنبر
مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۲۳ء

ایک پاگل کی ڈائری
خود اسکے قلم سے

دیباچہ — بڑے بڑے حکیمیں بڑے بڑے تماشے۔ مرغی سے انڈا اور انڈے سے بچے۔ بہت دنوں کے بعد اردو کو ہیجان ہوتا ہے۔ بغیر جانفری کے یہ سمائی ضرور جاتا ہے لیکن پہلے میری کتاب آج اتفاقیہ ایک پاگل کی ڈائری کے چند صفحات میری نظر سے گزرے بعض یادداشتیں عجیب و غریب معلوم ہوئیں لہذا ان کی نقل کر لی گئی۔ اس طرح کی سماوادون کا وقت میں لے جانا محال بھی ہے اور دشوار بھی بسلسلہ واقعات مندرجہ کی تاریخ وار جلد نمبر ۷ کی تکمیل تاتمہ [illegible] سے گزرتی تھی لہذا بوجہ مجبوری نظر انداز کی گئی۔ صرف واقعات کی نقل حاضر ہے نقل محل بنایئے۔

(موصوف)

۱۔ سینچر ۱۰ بجے دن مقام کا نام پڑھا نہیں گیا۔ مجھ کو پاگل خانہ پھر چلا جانا چاہیے۔ مگر کیا جاؤں؟ کیوں مقصد غرض۔ غایت۔ مطلب۔ موجب۔ سبب وجہ۔ میں اکیلا ہرگز نہیں جاؤں گا مجھ کو ہوچکا کون جانے گا اور وہاں سے کون لائے گا۔ زمین آسمان چکر میں ہیں پسینے پسینے ہو گئے۔ چھکڑا۔ اکا۔ تانگا۔ موٹر۔ ریل۔ ہوائی جہاز دوڑ رہے ہیں۔ دن ہوتی ہے رات ہوتا ہے۔ یورپ گیسپیں کا ہاتھ نہ۔ رمضان خان آ گئے۔ ہندوستان کارگ میں ہوتے مانگتا ہے۔ نراش کیا کہتے ہیں سندرلی اور دوسرا بولا ہے آزادی حاصل کرو۔ تیسرا کہتا ہے انگلشمین۔ جہاز تو بنانا آتا نہیں۔ ڈسپلین کا نام نہیں ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے

آزادی کیسی۔ کوئی بزرگوار فرماتے ہیں پس چرخہ ہی چرخہ ہے۔ باطن چرخا۔ ظاہر چرخا۔ اول چرخا۔ آخر چرخا۔ اور کیا نام کو ہوتا ہے۔ متعدد فلوٹ پچ اس چرخے علیہ الگردش کے کتنے گئے ہیں ہمارے شعرا دریہ قصائد اور دیتے ہیں علما رخصت کے حوالہ ہے اور کیمرے ہیں بچر گاڑے ہے اور کیسے جلاو کوشش گاڑے ہے کے رواج کے لیے تیلی چیزوں سے بحث نہیں۔ سوال یہ ہے کہ پہلے گنا دھاگہ کیوں نہ تھا؟ اور اب اک دم سے کس طرح ہوگیا۔

۲۔ ایک بڑے آدمی کو دیکھا کہ لکچر پر لکچر وعظ پر وعظ۔ کتاب پر کتاب گھسیٹ رہے ہیں اپنا باطن مطالب تو یہی کہ سب لوگ اتفاق و اتحاد رکھ کر حصول آزادی میں قدم بقدم دوش بدوش سینہ بسینہ بڑھے ہا لکھیں باہر پر کوشش کیے جاؤ۔ مگر مسٹر ڈیسوشن بینیاد پولیس خبر دیتے ہیں کہ ایک عورت کو کھیڑنے پر امرتسر میں لڑکیوں اور ساتھیوں سے ایک دوسرے کی کو جمع کی گئی ہے اور سکھ بہادر دونوں کو گئے ہیں۔ چونکہ یہ معاملہ بھی پاگل نوٹ کرنے کے قابل تھا لہذا حکم ہوا کہ یادداشت میں درج کیا جائے۔

۳۔ لکھو اردون پر محصول! لوگ کہتے ہیں کہ وائسرائے نے اپنے اختیارات کو بے موقع استعمال کیا ہے اچھے برے کا حال خدا جانے مگر ہم اتنا ضرور کہیں گے کہ سول سروس کے تنخواہوں قدیم و جدید گزشتہ و موجودہ و آئندہ کا خیال رکھا جائے ایک طرف تخفیف مصارف دوسری جانب پارلی کمیشن اس دو دھڑ کا فائدہ یہ کہ سول سروس کی تنخواہوں میں بقول بدنصیبوں کے گو لگا پھولا اگر چار سفید رنگت والے بھی رہ جائیں تو آدھے کے شریک۔ ریلوے کمپنیوں کے حصہ دار انگریز ہندوستان کے خون خرابہ سے ترقی ہوئی۔

۴۔ داخلہ کونسل و میونسپلٹی ممنوع قرار پاتا ہے۔ بڑے دشمنان خدا کے حوالے کیے جاتے ہیں لیکن رزاق رزق کی رسان خوب سمجھا یہ ثانہ کے اکلون اور کالو کنوں کی بھی آج سنتا ہے [illegible] اشتہارات خلعت خوان کے ساتھ رہا خانی کا

نمونہ پیش کرتے ہیں اور وہ صناع زرنگار ڈال دیتا ہے جان لیتھو کی مشینوں میں کہ نہیں رنگ کے رنگین کسی کے اور دمنا تے ہیں ہندو اور مسلمان پریسٹلیشنوں میں خاص یکم اپریل کو کے دن ہے انگریزی دل لگی بازی کا اور ہو چکا

۵۔ اور میں نہایت ادب و انکسار سے سوال کرتا ہوں کہ سات ساڑھے سات کروڑ مسلمانوں میں سے کس قدر مسلمان اصل خالص ہو لا نے صحیح النسل اور نجیب الطرفین ہونے کا عقلی و نقلی ثبوت دے بطنا بعد بطن۔ نسلاً بعد نسل صلباً بعد صلب ثبوت دفاتر نسب سے برآمد کر سکتے ہیں۔ اگر کسی خاندان میں ہندو۔ پارسی یا انگریز عورت کے نسل نہ ہوا نا ثابت ہوا تو اسکا شجرہ مع اس سزا کے جو پنچ بہادر تجویز فرمائینگے عالم ارواح چھپینہ کے مہتمم کے پاس بنا بر حصول منظوری روانہ کر دیا جائے گا کیفیت مقدمہ بنا بر آگاہی عوام الناس و فریقین شائع کی جائے گی تیزرہ کہ فریقین کو بنا بر صحت و عدم صحت سلسلہ نسب ہر طرح کی آسانیاں بہم پہونچائی جائیں جس سے آئندہ اقوام ملی نسل میں کوئی جھگڑا فساد قرآن میں نہ پیدا ہو۔

۶۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین بیچ اس مسئلہ کے کہ برادران وطنی نے پہلے تو پنڈت سوامی شردھانند کو جامع مسجد کے منبر پر وعظ کے لیے چڑھایا اور بڑی تقریریں ہندو مسلم اتحاد پر گرما گرم دھواں دھار ہوتی رہیں۔ پھر سب پنڈت جی سوامی جی تبرک اور چپے کر کے شدھی مسلمانوں کی زد چھوٹے پیٹ میں ہو رہی ہے۔ آیا اس انحراف نے جو افتراقی پیدا کی اسکے ذمہ دار مسلمان ہیں یا ہندو۔

یادداشت بہت ضروری ہے لہذا پاگل لال پنسل سے نشان کھینچ دیا جائے۔

۷۔ ایک مولوی صاحب ہم سے کہتے رہیں کہ بھیا گلو تو مسلمان ہیں نہ مسلمانی کو جانا ہی ہے رہے بہتر [illegible] پاکھی بار ہا اور گشت رہیں پنڈت جی کو [illegible] ایم آن کھلے ورد مرید ہو [illegible]

اور بتایا گیا وہی کا روٹی کہ تم کا۔ اور نا ہین پوچھت ہے کہ کون فادر سڈیوڈ کا۔ اب کون بتائے کہ ہندوستان جنت نشان مان یا لڑائی ملکی ہوئے کہ مذہبی — ظاہری ہوئے یا باطنی۔ داخلی ہوئے یا خارجی۔

۸ - ریلوے ٹرین سپیشن کا نام گاڑی کی تیز رفتاری کی وجہ سے آدھا لکھا گیا تھے ہیں۔ گاڑی نکل گئی - تاریخ نارد ایک نہایت مہذب ترقی یافتہ شکستہ نہین شستہ ڈی سینٹ اپ ٹو ڈیٹ جنٹلمین یہ فرماتے تھے کہ یہ سب خاص مذہبی منقبین ہین، اسکے وجہ ایک طرف الہام ہی کے مدعی اور دوسری طرف جوتش اور نجوم کے دعویدار سائنس اور مذہب کی لڑائی آج کی نہین ہے۔ کائنات کا مطالعہ کیون نہ کیا جائے۔ ہم کہا صاحب گرو اور پیرو کرکے کرو اور جھگڑا بھی کرا ڈالو اسے تنگ صاحب بجا ہم ہوان تو گری۔

۹ - بصیغہ ضروری - لیڈرون کی مردم شماری کرنے کا محکمہ اگر گورنمنٹ مہربانی فرماکے کھول دے تو نہایت مناسب ہے کیونکہ عمل کرنے والون کی تعداد مین تو کمی ہو رہی ہے اور لیڈرون کی تعداد رقبہ سلطنت انگریزی کی طرح بڑھتی جاتی ہے۔ اگر یہ نا ہی ہین تو یوماً فیوماً ترقی ہی ترقی دیکھے جایئے ایسی حالت مین مفصل حالات و فہرست کی ضرورت ہے۔

۱۰ - سوراج کے معنی آجتک سمجھ مین نہ آسکے۔ انگریزی ڈکشنری مین نہ تو یہ لفظ ملا نہ باوجود تلاش کے کسی عربی لغت مین دستیاب ہوا۔ اب کہان دیکھا جائے؟ امرتسر مین۔ آگرے مین۔ متھرا مین - یا چیوتانہ مین؟

۱۱ - لکھنؤ - رفاہ عام - لیگ مرحومہ تو یقینی۔ اب منفور بھی ہو گئین خصوصی و عمومی وجود اسکا جس پر ہندوستان کی گرم آب و ہوا نے اسقدر اثر کیا ہے کہ مسئلہ آواگون کے قائل اگر نہین تو اسکے منکر بھی نہین ہین۔ خدا کا شکر ہے کہ بہت جلد غلطی کے معترف ہو گئے کاش کہ ٹکٹ کے دو پیون سے انواع اقسام کے مسافرون کو نسلوکا جلسے ہی علاوہ گیا ہوتا۔ ورنہ غدار کے بزرگان قوم کو۔ ضیافت ہو گئی ہے کیا صلح ہے؟

۱۲ - اکثر ہندوستانی ریاستون مین غیر مذہب کے لوگ جو ریاست کے ہم مذہب نہین ہین آباد ہین اُن کا باہمی تبادلہ کر دیا جائے تو بہت مناسب ہے کیونکہ ایک ریاست کا ایک ہی مذہب ہو سکتا ہے۔ دوسرے لوگون کے حقوق کا لحاظ ہرگز ضروری نہین۔ دیکھین کونسل مین یہ رزولیوشن کون پیش کرتا ہے صاد صاد ہمارا بھی ہے۔

۱۳ - پاگل خانے سے آنے کے بعد ایک دوست نے مزاج پرسی کا خط بھیجا تھا جسمین یہ چند شعر بھی درج تھے حالانکہ جو شخص عقل کے انتہائی درجہ پر پہونچ گیا ہو اسکو شعر و شاعری سے بحث نہین رہتی ہے بلکہ اہمیت شاعری اور اسکے فلسفہ سے زیادہ رغبت ہو جاتی ہے) ؎

ہم نہ کہتے تھے کسی کی بد نظر لگ جائیگی
ٹوٹ کر سینے تلک بند نقاب آہی گیا
چاہیے انسان کو تقدیر پر شاکر رہے
مجھ تلک بھی دور مین جام شراب آہی گیا

خواری و ذلت اُٹھائی لیڈرون کی قوم نے
لیگ مردہ ایک طرف نکی دکھائی اک طرف
پیش آتی ہے صادق ایسی حالت مین و تنا
سب خدائی اک طرف مجھکو بچانی اک طرف

شب کو یہ اشعار اور رباعی پڑھکر لیٹا تھا کہ لیگ کے اجلاس کا خیال بصورت خواب نمودار ہوا۔ دیکھا کہ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہے۔ کوئی سمجھاتا ہے کوئی ہال سے باہر جاتا ہے اتنے مین لڑائی بڑھ گئی۔ موڑھے ٹکرانے لگین۔ کرسیان اوندھی ہو گئین مین کہتا ہون کہ خدا کے لیے لڑو نہین۔ لیگ ٹوٹی نہین۔ اجلاس صرف ملتوی ہوا ہے۔ ایک سے دوسرے کو الگ بھی کر رہا ہون۔ اتنے مین آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو چارپائی پر سے اوپر ہے اور مین اسکے نیچے۔ خلافت فنڈ مین تغلب کی تردید جسکی ایک کاپی وہین پڑی تھی وہ بھی گر پڑی ہے واقعہ نوٹ کرنے کا ہے محض اس وجہ سے نوٹ کیا ہے کہ ایسی کوئی خاص بات خواب مین دیکھی نہین۔ اگر دیکھی ہو تو ذہن کام نہین دیتا۔

۱۴ - اے ماٹس ری اسکوائر ہل اندر سکو روٹ - مزہ دار پالیسی! ہم سے تو کہتے ہین گاڑھا پہنو اور اپنے باپ کیے جاؤ اسی مین ملک کی فلاح ہے۔ خود روزانہ شام کو موٹر مین ہوا خوری ہوتی ہے کیفیت مین ذکر ہوتا ہے۔ ارے اب ہم پاگل نہین ہین دیکھین تو ہم کو سوٹ پہننے سے کون روکتا ہے۔ یادداشت بہت ضروری ہے لہذا نوٹ کی جاتی ہے۔

۱۵ - جب یونان کا بیلا چھپا زنانہ اردو کا انگلستانی مجنون مرد ساز۔ جب کبریت احمر اکسیر ذہب ونقد اور دوس شاہنامہ مگر روزہ ہی اسکا اور وہ سینرہ تنم رخت افراسیاب ہی کہتا ہے تو کیون نہ اسکی شادی سلطان وحید الدین معزول کے ساتھ کردی گئی تاکہ خارج از حلقہ عقد حرمون کا قائم مقام ہو جاتا۔ اور انگلستان کو نان نفقہ بیجا کی تکلیف سے نجات ملتی۔

۱۶ - خدا بھلا کرے کہ نور چشم ورڈ سلی کے دن پھرے سوتیلے باپ کی جگہ سگے باپ ملے۔ اس برس آت انڈیا مین گرد و غبار کے ڈھیر بہت ہین اے کریم کارساز یا کوئی ایسی ہوا چلا کہ یہ آپ سے آپ اُڑ جائین اور بورڈ کے ممبرون کو تکلیف نہ ہو یا جدید سکریٹری صاحب کو توفیق خیر عطا فرما کہ وہ جلد از جلد اسطرف توجہ فرمائین ماہ رمضان اور آبرسانی کے لیے خدا گواہ نہ یادداشت کی ضرورت نہین۔ اندھا کیا چاہے دو آنکھین چوک کی سڑک خود جاذب توجہ ہے لوگ اہتمام بہت کرتے ہین وسعت نظر کی ضرورت ہے۔

مائی ڈیر پنچ خانہ زوہ روزہ ڈائری تو خدا خدا کر کے نقل کر دی۔ باقی یار زندہ صحبت باقی۔ ممکن ہے کہ کہیں الفاظ یا فقرے رہ گئے ہوں اس سے چشم پوشی کریں قصداً تحریر نہیں کیے گئے ہیں۔

راقم

خداوندا بلائے جان ہوئی ہے میری دانائی
بحق جذبۂ الفت بنا دے مجھ کو سودائی

بقلم

دیکھیے حضور پھر پاگل بناتے ہیں

"جگ جگ جیو"

بھیا پنچ - دودھوں نہاؤ پوتوں پھلو - آج بندی کچھ شکایت کرنا چاہتی ہے سال بھر ہوئی کا انگریزی اخباروں پر شیطان کی پھٹکار رہے سوتے بھی جو جاہا اُدھر گھسیٹا۔ نہ خدا کا خوف نہ بندوں کا ڈر۔ اور تو اور یہ دیہہ دلیل بڑے واٹ سے بھی نہیں ڈرتے جنھوں نے رئیسوں کی لاج رکھنے والا قانون تصنیف کیا نہ وزیر ہند کا خوف ہے جنھوں نے قانون پاس کر دیا۔ یہ منہ دور بدلگام اگر کہتے ہیں تو خدا کی سوں اُنکا منہ نوچ لوں بات صرف اتنی تھی کہ رئیس جھالاواڑ دل کے کسی مرض میں مبتلا ہو گئے تھے بس اس خبر پر وہ ہانڈ مضمون باندھے وہ قیامت سی مچائی کہ توبہ بھلی ہمارے ہندوستانیوں نے جو انگریزی اخباروں کو بڑی دولتی سمجھتے ہیں ماتم کے نعرے بھینا شروع کر دیے۔ رئیس لندن میں دنیا تھا اور ریاست میں ماتم پڑ رہے نعرے تھے۔ وہ اخبار والے اگر غیرت دار ہوتے تو غسل صحت کی خبر کر کے چلو بھر پانی میں ڈوب مرتے۔ سیاہ اچھر دیکھو کہ دشمنوں کے کان بہرے ہڑی خبر تو سب نے لکھدی مگر غسل صحت کی خوشخبری کسی کے موئے منہ سے نہ نکلی۔ بندی نے صرف اسی لیے کہ جل گڑوں کو اور جلاؤں چند اشعار

موزوں کیے ہیں اُن کو اودھ پنچ میں چھاپ دو کیونکہ بھیا تم تو اس ہندوستان کے ہمیشہ سے خیر طلب ہو اور ساں میں یہ بھی کہے دیتی ہوں کہ رئیس کی واپسی پر جب میں مٹھائی بانٹوں گی تو تم کو وہ ہر احصہ دوں گی مگر اُن خدائی خواروں کو ایک تل بھی نہ دوں گی۔

وھو ھذا

دے رہے ہیں سب دعا راجہ بھوانی سنگھ کو
تا ابد رکھے خدا راجہ بھوانی سنگھ کو
بلبلیں مضطر ہیں دیدار شہ گل کے لیے
یہ خبر دے اے صبا راجا بھوانی سنگھ کو
چہرۂ پژمردہ مثل گل مسرت سے کھلے
جب خدا نے دی شفا راجا بھوانی سنگھ کو
جان بھوانی سنگھ ہے ہم سب تن بیجان ہیں
جلد لائے اب خدا راجا بھوانی سنگھ کو
ہم تو کیا اُسکے علاج خود لگائے دست غیب
گر کہے کوئی بُرا راجا بھوانی سنگھ کو
مثل شمس و قمر جب تک ہے یارب چرخ پر
لطف آئے زیست کا راجا بھوانی سنگھ کو
اب دعا بندی کی کلزار اجابت میں پہنچ
ہو گل مقصد عطا راجا بھوانی سنگھ کو

راقی

مہاراج رانا کی پرستار

سیہور کا عظیم الشان مشاعرہ

غضب شاعری کی انعقاد عند بے
کہ کرتے ہیں قتل اور چھری کند ہے

مولانا پنچ - السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ - آپ جانتے ہیں کہ اس ترقی کے زمانے میں جب کہ گوشہ گوشہ فن ادب سے معمور ہو رہا ہے۔ اور ہر طرف سے شعروں کا ٹڈی دل انتہا پر چھایا طرح شاعری کو چرنے پر آمادہ ہے تو بھلا سیہور کس قسمت غیر مترقبہ سے کیوں محروم رہتا - یہاں بھی چند شاعر اگرچہ جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں

پھر بھی موجود ہیں کبھی کبھی ہوٹلوں اور سٹوڈیوں سے صدائے واہ واہ بلند ہوتی ہے - اور دنیا گونج کر فنا ہو جاتی ہے - چنانچہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۰ء کو ایک شاندار مشاعرہ ہوا - مصرع طرح یہ تھا -

ہے قسمت پر لکھی ہے داستان زندگی

یہ مشاعرہ منجانب ارکان "بزم قمر بھوپال" منعقد کیا گیا تھا - جو حضرات مذاق سلیم کے دلدادہ ہیں - انہیں شک نہیں کہ وہ ارکان انجمن کی انتخاب طرح پر داد دیے بغیر نہ رہیں گے - درحقیقت یہ طرح صاحبان ذوق کی طبع آزمائی کے لائق تھی مگر افسوس مقامی حضرات کی شاعری سُن کر دل تو چاہتا تھا - کہ خاصی داد دی جائے - مگر مفلس کا خدا بھلا کرے کہ برہنہ پائی نے حوصلہ توڑ دیا - حسب ذیل قوافی نظم فرمائے گئے تھے - جو بحر میں سماتے بھی نہیں - حسینان - زندان - سارقان - نگہبان - مریضان - اُگال دان - بے ایمان - دربان - مردل - بایان کا مخفف ہے) واحد جمع اور تذکیر و تانیث کا شو بھی سرپٹ بھگوا گیا تھا - ایک صاحب فرماتے ہیں ؎

وہ تو ہنستے رہ گیا ہر جا لبان زندگی

بھئی واللہ کیا مصرع ہے - نہ ہوا دہلی یا لکھنؤ کا مشاعرہ ورنہ وہ بے بھاؤ کی داد ملتی - کہ یاد ہی تو کرتے - عمر بھر سر کھجلاتے - انجمن نے اپنے معزز مہمانوں کی تواضع کا نہایت دریا دلی سے انتظام کیا تھا - برقی روشنی بھی نہایت سلیقے سے کی گئی تھی خوشبودار قیمتی سگرٹ بکثرت نظر آتے تھے - آب سرد و سبا نوں کا اہتمام بھی خوب تھا کسر تھی تو خوش گلو شعرا کی - باہر سے جو شعرا آئے تھے انھوں نے اپنا رنگ جما یا مگر مقامی شعرا کی تحسین ناشناس سے دل گرفتہ نظر آتے تھے - جناب مسرت کسمنڈوی جیلی کی کوشش نے جناب میلا نا محوی و لکری و ہاتف و قمی کو بھوپال سے کھینچ بلایا خوش گو شاعر ہیں آپ کی غزل اور حضرت محوی و قمی کی غزل بہت خوب تھی ہر شعر در دو اثر میں ڈوبا ہوا تھا - آخر میں ایک

مقامی شاعر صاحب اپنی گندہ دہنی سے محفل کو قبجہاب فرمانا چاہتے تھے۔ لیکن سامعین نے اظہار دلچسپی نہ کیا اور اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اس قسم کی نو شاعری غریب اردو کے پیٹ کی چھری نہیں تو اور کیا ہے۔

راقم محمد مشتاق علی قادری ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول چھاؤنی سیہور بھوپال

پنچ۔ شغل جاری رہے تو ہمیں نادر نوازوں سے اُستاد بھی پیدا ہو جائینگے۔ گھبرایئے نہیں۔

آنکھ پھوٹی پیر گئی

سکریٹری صاحب مسلم لیگ نے عین وقت پر اعلان کی ٹکی دکھائی دانہ اچھالا آؤ آؤ کی صدا دی کچھ آوارہ دا آشیاں گم کردہ کبوتر غٹر غوں میں وقت دوں کا غٹر غوں میں بجنے لگا وہیں آگئے چھتری پر آ بیٹھے ایک دن تو یہ کبوتر ہے

تال سو کھ پیٹ بیٹھے ہندسا کوں سا ایک
باندھے بیٹھی پیٹ کے سو گنا کچھ ہیں کھائیں

وہ کے چیزوں کو پیچ پیچ کے چنے سمجھے اور کبوتر بازوں کی دور دور تک شہرت سنا کئے لیکن دوسرے دن دیکھے کی جانب التفات ہوا دانہ کی طرف۔ دعالی ویران چھتری سونی۔ کہا جاتا ہے کہ گھر کی سمت تانا دانہ ڈالنے کے ذمہ دار کبوتر ہیں انھیں پولیٹیکل دانہ کی خبر یا دو روز دانہ کی آندھی نے گھر بھلا دیا۔ نصاب پروانہ بھلا کو رم ادھر ادھر ہوا لاکھ حقیقت کچھ اور ہی ہے۔ سکریٹری صاحب اِدھر اُدھر کی زنبیل دیتے ہیں چنے بھی چباتے ہیں شہنائی بھی بجاتے ہیں۔ لیکن مقامی صدر صاحب تو وہ دس بکری سے کچھ کا کام لینے کی فکر میں تھے مگر غفلت اور بے اثری کے چھینکے نے پنچھیوں کو متوحش کر دیا۔ ایسے کٹھ ملاؤں سے بھلا کیا خاک ہونا تھی۔ سالہا سال سے لیگ کا نام ہے نشان کا پتا نہیں۔ چند روز قبل اعلان کی اشاعت ہوتے ہوتے پلنگ پر سے تو داد کرتے کے مساوی ہے۔

پہلے ترجمہ مسلم لیگ کی کچھ آواز تھی بھی مگر گم اب کیا ہو؟ کچھ نہیں۔ چھپا بیٹھے کی سین سین ہے۔ سکریٹری صاحب دورہ کی سالانہ ضخیم فہیم لمبی چوڑی رپورٹ دیکھ کے کون سا دل ہے جو باغ باغ نہیں۔ اب اس پولیٹیکل اسلامی ملکوں کو سرگرداں رہنے دیجیے۔ انشاء اللہ آئندہ سال سکریٹری صاحب کو اتنی زحمت بھی نہ اٹھانی پڑے گی کہ انہیں بیس چندہ ادا کرنے والوں کا احسان برداشت فرمائیں۔ بیگاریوں نے چھٹی پائی۔ آنکھ پھوٹی پیر گئی۔

نہ سیاہی رہی نہ سفیدی آنکھیں آماسی
ہو گئیں سے

کہ مارا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

پنچ ملِ خدا۔ خدا ملِ پنچ

الف لیلہ کے الہ دین کا خط

بنام

لارڈ ولنگڈن وائسرائے کشور ہند

سُنا صاحب؟ سحر ساحری طلسم نیرنگ شعبدہ سیکھا ہے آجکل کے عالموں کو باپ مارے کا بیر ہے اور وہ کیا کریں یہ زمانہ ہی ہر بات سے انکار کا ہے۔ مشہور خلاف قیاس افسانہ نویس مسٹر ایچ جی ویلز ہی کے مریدان خاص جو معدودے چند نفوس کسی کونے کھدرے میں پڑے ہیں تو وہ کس قطار میں ہیں ان کو دنیا کی طرف سے سست اعتقادی اور ضعف ایمان خوش بادری اور سفاہت کا خطاب مل چکا۔ بیچارے ننھے مارے سنے یا مار دوڑے سطح پڑے ہونگے جیسے سندرس یعنی سیارہ قیب چراغ کے موئل کے ظلم سے رات بھر گھرا رہا تھا۔ اُن کی سنتا ہی کون ہے جو وہ زبان ہلائیں اور کہیں بھی آ کر کس سے کہیں اور کس برتے پر کہیں۔ تحمد اردو مثل ہے۔

کمبخت بے کران سنکار پہ پکڑ ہوئے آنہو
ندھے آگے رو لیے اپنی آنکھیں کھو بیٹھے
گر گئے کا سا تیرپتا گہ بچھڑ کے چھپتا ہے

لیکن لاکھ کوئی کچھ کہے حال کی سائنس پرانی روحانی سائنس کے مقابلے میں طفل مکتب ہے جو علمی رموز دقائق غامض و اسرار علوم کے باریکیوں تک پہونچنے کی سکت اسکے بازوؤں میں ہرگز نہیں کم از کم وہ شخص تو جو میں ہوں کوئی اکہا سینی قریب ہو۔ ایک میں ہوں۔ مجھ کو دیکھیں کہ بچپن میں آوارہ گرد لونڈوں کے ساتھ مارا مارا پھرتا تھا قسمت یاوری کا زور تھا کے ساتھی چچا ساحر افریقی مل گئے اور انھوں نے قرن خاموں کے مقبرے کی طرح ایک مخفی خزانہ ڈھونڈ ہا کھو دا اور مجھے اسکے اندر پہونچا دیا!!! کیا کہوں جب میں نے حقیقی کے ایک ڈال تر سے ہوئے شجر زمرد کے برگ ترنم پھر اک پیر سے موتی کے ثمر دیکھے تو میری کیا حالت ہوئی۔ مگر میں اصلی مقصد کو بھولا نہیں تھا۔ چچا نے سبق دیا تھا کہ جس طرح بنے چراغ آستین میں رکھ لینا۔ میں نے یہی کیا قصہ مشہور ہے کون دہرائے جو کچھ میں کہنے چلا ہوں وہ اُن واقعات کی تلمیحات سے خالی ہوگا جو انگریزی عربی فارسی الف لیلہ میں تحریر اور ناظرین کی بدولت کھاتے ہوئے ہیں۔

دوسرے تم ہو۔ میرا مصنوعی چچا ساحر افریقی تھا اور سے چین میں آیا رصد کی ہدایت سے میری جستجو میں مصروف ہوا مگر میرے نصف سا دوست بھی [illegible]



حقیقت اصلاحات

(ممبران کونسلہائے ہند کی فریاد)

پھنس گئے ہیں مادرِ گیتی کے پوت — تارِ فولادی ہے تارِ عنکبوت

کچھ اثر ہوتا نہیں واں چیخ کا — ساتھ ہے تنقیح اور تنسیخ کا

تمھارے اہل وطن نے بعض خدمات کا بوجھ اٹھا رکھے ہر کیف میرا بخت و اتفاق نے مساعدت کی۔ کام بن پڑا۔ افریقہ بھی اب گوری نوآبادی ہے اور امریکہ بھی اب خدا جانے کسی ساحر امریکی کے مخفی کرتب نے یا کسی کاہن انگلستانی کی مردود پھونک نے کرسی و نصاب کے تاریک نشیب سے دفعۃً ہم کو شملہ کی چوٹی پر پہنچا دیا۔ یہ انتشار کی رات ہے۔ کروڑہا مخلوق خدا کی جان و مال کی تجارت گاہ اور انگلستان کی قانونی سرمایہ کاری کیا۔ کیا یہ کرشمہ میرے عجیب و غریب چراغ سے کچھ کم ہے؟ ہرگز نہیں۔ میرے مشکلات کی کلید میرا چراغ تھا ادھر رگڑا ادھر عقدہ حل مشکل کا پہاڑ پانی ہوگیا۔ تمھارے قبضہ میں صدہا ایسے ہیں قانون تعزیرات ہند کی ہر دفعہ ایک لوح ہے جسکے رگڑتے ہی موکل حاضر ہو جاتے ہیں۔ اجراے مارشل لا کا اختیار دوسری لوح ہے جسکے قبضہ میں یہ لوح ہوا سے انتظامی ملک کا حل پڑھنے کی حاجت نہیں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۷۲ اب تیسری لوح ہے یہ لوح تم نے دو تین مرتبہ رگڑی ہے اور اس نے پورا اثر دکھایا ہے۔ قانون تحفظ والیان ریاست اسی لوح کی بدولت پاس ہوا۔ نمک پر دوبارہ محصول عائد کرنے کا قانون اسی لوح کے تصدق میں پروان چڑھا۔

میں نے جو چراغ پایا تھا اُسے چھپائے چھپائے پھرتا تھا۔ تمھارے پاس ایسے چراغ ہیں کہ لئے پھرتے ہو اور پھر بھی تمھیں کوئی ضرر نہیں پہونچتا۔ ان صدہا لوحوں میں سب سے بڑی چڑھی لوح جو اقتصادی تجارتی صنعتی مالی فوجی اخلاقی ایمانی غرضکہ ہر قسم کی مصیبت کو نمک کی کنکری کی طرح اپنی سیل سے بہا دیتی ہے وہ ٹیکس کی عظیم الشان لوح ہے۔ کہوں یار ہم زنگار جو بدگوشت کیسا اصلی گوشت بھی جسم پر نہ رہنے دے نہیں دیتا ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ دنیا میں جو لوگ سحر و ساحری معجزہ کرامت خرق عادت فوق الفطرۃ کو تسلیم کرنے سے کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں اُن کو ٹیکس کے گنڈے تعویذ کا اثر دکھانا چاہیئے۔

میرے انجان دوست تمھارا قول ہے کہ جب تم نے سفر ہندوستان کے واسطے گٹھری مٹھری باندھی اور پاتراب کیا تھا اسی وقت سے تمھارا ارادہ تھا کہ ہندوستان کی مالیات کو پختہ اور مضبوط بنیاد پر قائم کرنا چاہیئے ۹۰۰ کروڑ کی بجٹ میں کمی ہوئی محصول ڈاک اور کرایہ ریل میں زیادتی کی گئی مگر کمی نہ پوری ہوئی نمک پر محصول کا اضافہ اسمبلی نے منظور نہ کیا بجاے نمک کے کوئی دوسری شے تلاش سے نہ ملی کہ اُس سے بجٹ میں بچت ہوتی۔ اسمبلی کے ممبر بھی نمک کا بدل بتانے سے قاصر رہے۔ لوگوں کی اجرتیں اچھی ہیں کھانے کی چیزیں خوب پیدا ہوتی ہیں اُمید کی کھیتیاں لہلہا رہی ہیں۔ نمک کا خرچ ایک فیصدی کا دسواں ہے لہذا نمک کا محصول کسی کو کھل نہیں سکتا۔ محسوس بھی نہ ہوگا۔ ان توجیہات کی ضرورت نہ تھی وزیر شاہ چین نے میرے مقابلہ پر اس قسم کی کتنی کچھ حجتیاں کی تھیں۔ مثلاً میں ایک بے نام و نشان شخص ہوں۔ ساحر ہوں۔ شہزادی کا نکاح میرے ساتھ نہ ہونا چاہیئے مگر خدا سلامت رکھے چراغ کو اس نے ساری اندھیری کا نور کردی۔ وزیر زادہ صاحب کو ایسا سبق دیا گیا کہ یاد ہی تو کرتے ہونگے میری راے ہے کہ تم بھی اسمبلی یا کونسل کے ممبروں کو یہی سبق پڑھاؤ۔ جس کسی کے پاس میرے سے صدہا چراغ یا لوحیں ہوں اُسے نہ اسمبلی کی ضرورت ہے نہ کونسل کی ملک میں صنعت نہیں تجارت نہیں صرف پیداوار ہے یہی پیداوار میرے بھی اٹھانے کی ذمہ دار ہے۔ میرے پاس کچھ بھی نہ تھا مگر شاہ چین کو تحفہ دینے کے لیے نایاب زر و جواہر موکل نے حاضر کر دیے مکان نہ تھا وہ بھی موکلوں نے بنا دیا غرض جو چیز درکار ہوئی موکل کو حکم دیا اور حاضر ہوگئی۔ تم نے خوب کیا جو ٹیکس کی لوح سے کام لیا۔ اگر تم اس لوح کو یونہی ناکارہ پڑے رہنے دیتے تو میں سمجھتا کہ تم نے ہندوستان میں کوئی کارنمایاں نہیں کیا۔

قانون اصلاحات یعنی گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ اپنی اس دفعہ کی وجہ سے یقیناً ایک آزادی بخش قانون کہلائے جانے کا مستحق ہے جو ہندوستان کو کو نہیں گورنر کو مطلق العنان اور مالک لوح قرار دیتا ہے۔

بایزید بسطامی ایک عارف صوفی تھے انکے پاس ایک حکیم آیا دیکھا تو عارف صاحب ذکر و ورد میں مشغول تھے۔ حکیم نے سوال کیا۔

"آیا جنبش لبہاے مبارک شما در کیفیت و تاثیر شے ہم مدخلے می دارد؟"

عارف سمجھے کہ دعا پر طعن ہے۔

عارف "پدر سگ چہ می گوئی"

حکیم صاحب جھنجھلائے مارے غصہ کے پسینے پسینے ہوگئے۔ تھوڑی دیر کے بعد بسطامی نے دریافت کیا کہ شاید آپ کو میرے گالی دینے پر بہت غصہ آگیا۔"

حکیم "بلے۔ واللہ دگر خنجری بود نفس خودم را جوہری کردم"

عارف "عجب! حالا ہم در تاثیر الفاظ و جنبش لب منکر ہست؟ — یک کلمہ یک جنبش لب حکیم بزرگ را بر قتل نفس محترم و خون ناحق مجبور آمادہ می تواند کرد تا بدر کیفیت و تاثیر در مدخلے نمی دارد؟"

افسوس ہے کہ تمہارا ایسی دوست اب تمہاری دنیا مین نہین آسکتا۔ مگر بعنایت برٹش گورنمنٹ تم موجود ہو۔ منکرین فن سحر و سیمیا و نیرنگ کو عارف بسطامی والا جواب دے سکتے اور اپنی عمدہ ترین روحوں کی تاثیر دکھا سکتے ہو۔ والسلام۔

راقم

اذر نگ چین

مولانا پنچ کی نوٹ بک

بکاولی کے باغ سے پھول غائب ہونے کا قصہ بہتوں نے مثنوی گلزار نسیم مین پڑھا ہوگا۔ باغ کے چارون طرف دلدل کی گہری خندق آجتک موجود ہے۔ قلعہ اور ہاتہ کی گرمی اور کنکٹ کے رہنے والے دنیا کرتے ہین۔ باغ آرام کرنے اور لطف زندگی حاصل کرنے کی ایک جگہ ہو اگر باغ کے مال سرمایہ ملک سمہری پاچیر گشت پر نیند بیند کے سو

لیٹے تھے جو ال کروٹون مین

پی کی گولی کی گرمشان مین

جوانی کی نیند کا عالم دکھی رہا ہو۔ کوئی چوری پیچھے آئے اور پھول چرا لیجائے تو کوئی جاسے تعجب نہین البتہ میان کا دھندا گرم ہو۔ لڑائی ٹھنی ہو سر پیٹے جاتے ہون۔ طرفین سے نقصان رسانی کی کوشش جاری ہو۔ آج تیر چھرے کی گئی کہ وہ غائب ہوئی کہین کا ہو۔ بیت کو یہان پہین کوئی گھیت مارا گرنی زخمی ہوا۔ افسر کمانڈنگ کا بنگلہ قریب ہو بیجا فخر ہو زبردست پہرہ ہو۔ اس عالم مین اگر کسی فوجی افسر کی بی بی ماری جائے لڑکی غائب ہو پاس کے کمرہ مین کپتان ہائی لینڈ صاحب موجود ہون شور و غل ہو ذر شین مگر اس وقت تشریف لائین جب قاتل اپنا کام کر چکے داغ ٹھنڈی ہو جائے بھاگتے ہوئے بھاگتے والون کے قدم کی آواز کیسی نقش قدم بھی ہوا کے جہون فنا ہو چکے۔ تو پھر کیسے آپ کیا کہین گے۔ سزا تو یہ ہے کہ میجر ایلس جنکی بی بی کو سرحدی مجرمون نے مارڈالا غیر حاضر تھے اور کپتان ہائی لینڈ صاحب

ابھی پلنگ خالی کمرے مین سلائے گئے تھے کہ جو اور لڑکی کا پہرہ دین۔ بھئی واہ کیا خوب پہرا دیا ہے۔ کیا بہادر فوج ہے کیسے ہوشیار نگہبان ہین ہمارے کپتان ہائی لینڈ صاحب نے جو بہادری کا جوہر دکھایا ہے اسکے صلے مین لارڈ سسکن آف آگرہ کی طرح لارڈ ہائی لینڈ آف فرنٹیر کا خطاب اور ایک بڑی جاگیر ہندوستان سے ملنی چاہیے۔ جسمیں قوم ملیش تو ضرور ملے گی اسکی سفارش کرنی بیکار ہے کیونکہ اگرچہ آپ قاتلون کا تعاقب کر کے مقتولہ کی جان نہ بچا سکے۔ غریب اور کمزور مس ایلس کو ظالمون کے پنجہ سے چھڑا نہ سکے پھر بھی آپ نے اتنی بہادری ضرور دکھائی کہ جب آپ مقتولہ کی چارپائی کے قریب پہونچے تو ہڑ بڑا کر شروع کیا غالباً ہندوستانی الفاظ مین اس شعر کا ترجمہ یون کیا جاسکتا ہے دو ود ودود ودا اے بے خون ہوگئی آفت پڑے ان ڈاکوون پہ ہمارے نصیب یہ روز یہ رات کا وقت اور یہ اندھیرا۔ ہے ہو لوگو خدا کے لیے دوڑو کوئی پہونچو اور میجر ایلس کی کمائی اس شکل مین گئی ہے۔ امید ہے کہ ہماری سفارش کا اثر لندن کی پارلیمنٹ اور ہندوستان کی مرکزی کونسل تک پہونچے گا۔ اور بہادر کپتان صاحب عوض ناواقفی سے محروم نہ رہین گے۔ یہ کارنمایان رائگان نہ جانا چاہیے۔

سب کچھ ہوا مگر رشوت کا بازار گرم ہے اسکا کوئی انتظام نہ ہوا۔ خفیہ پولیس پولیٹکل مجاہدین کے لیے ہے ہاتھی پاتھی اٹھائی گیرون کے لیے ہے جھوٹے کو سچ سچ کو جھوٹ کر دکھانے کے لیے ہے۔ مگر کھریان جنہین رشوت کی گلی سے دن رات نوٹ بیچ رہی ہے۔ خفیہ پولیس کے اثر سے بالکل خالی ہین تو وجہ کیا ہے

من ور گیسو دراز خواہدا تاخیم

ہمارے پاس نام بنام مختلف مقامات سے رشوت ستانیون کے متعلق مضامین آتے ہین

تانا بندھا ہوا ہے۔ ریڈنگ تمہاری حکومت سے کسی قسم کی امید رکھنا بیکار ہے وہ کان نمک کی سیر کر رہی ہے۔ رہی صوبے کی حکومت وہ کونسل فیس کے ذریعہ سے ترقی کلاس کا خواب دیکھنے مین مصروف ہے

چلو بس ہوگئی فرصت نہ پیالی نہ دہ خالی

چارہ کار سوا امکانی صورت ہمارے لیے صرف اسقدر ہے کہ واقعات کو بحذف نام شخص و مقام شائع کر دین۔

بعض لاعلاج امراض مین دنیا مبتلا ہے مثلاً ہندوستان کو ٹیکس کی بیماری ہے خزانہ ہند کو ظلم سے معدہ کی علت ہے وائسرائے ہند کو نسیان کا مرض ہے دوا حکین نفاق انگیزی کا مالیا ہے ملکھنو واٹر ورکس کو خاص ماہ صیام مین بکلی دھار ہوتے ہیٹنے پریشر کی کمی جسکے تعفیر ابول کی نسبت سے ذکر مٹھون پر پانی ابھی کے طرح نہین چڑھتا سوامی شردھانند جی کے روگ مین حیران ہین۔ ہمارے کاتب صاحب کو تبدیلی ووٹ یا ترسیل اودھ کے یرقان نے گھیرا ہے۔ کمترین اڈیٹر کے دانت تو ضرور ہین مگر وہ کسی طرح ہلت نہیں دیتا مرہمیہ دندان شکن جواب دینے پر آمادہ۔ منیجر صاحب السفر وسیلۃ الظفر خصوصاً ماہ صیام مین ان کے چکر مین مبتلا ہین۔ غرض پرچہ جو وقت او سبنے کی بوجھ کی طرح اودے ایک جا کے نکلنے لگا۔ دو نمبر ایک ساتھ پابین نیت شائع کیے جاتے ہین کہ خدا ان بیماروں اور بیماریون کی اصلاح فرمائے تو پھر حسب معمول اشاعت مین وقت کی پابندی کا عزم و ترک نہ ہو۔

بیرا ونشیل خلافت کمیٹی بنگال پر صرف بیجا کا الزام ہے ایسی غلط تھی جب حساب کی جانچ کرنیکی دوسرے فرائش ہوئی تو دوسرے جواب ملا آپ ٹھیک کہتے ہین حضرت ہم آپکو سیجھے ہاتھ ان کہتے ہین اب احسان مرگیا تو اب بھی ستارہ دیرین کے حضرون ہی نے چھڑا الزام لگانے کی سرشت تو کچھ ایسی کہ کمان رہتی ہے مولانا محمد علی دیکھنے والے خدا کے آگے ان کو بولا کہ دیکھتے ہین